روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 14 فروری 2013ء 3 ربیع الثانی 1434 ہجری 14 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 37

بنگلہ دیش میں احمدیت کی دوسری صدی کا آغاز۔ 89 واں جلسہ سالانہ سے حضور انور کا خطاب

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کی وسعتوں سے انسانیت کو آگاہ کریں

برھمن بڑیہ بنگلہ دیش میں 1913ء میں بیت الذکر کی تعمیر سے احمدیت کا قیام عمل میں آیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے اختتامی خطاب فرمودہ 10 فروری 2013ء کا خلاصہ

بنگلہ دیش کا 89 واں جلسہ سالانہ ڈھاکہ میں 8 تا 10 فروری 2013ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ سے اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح لندن سے پاکستانی وقت کے مطابق 3:30 بجے سہ پہر بذریعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل فرمایا۔ تلاوت ونظم کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔ مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ بنگلہ ڈیسک نے بنگالی زبان میں رواں ترجمہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بنگلہ دیش کے احمدیوں کو مبارک ہو کہ وہ جماعت احمدیہ کے بنگلہ دیش میں قیام کی دوسری صدی میں داخل ہو رہے ہیں۔ یاد رکھیں کہ احمدیت کا پودا حضرت مسیح موعود کی زندگی ہی میں بنگلہ دیش میں لگ گیا تھا۔ جب حضرت مولوی احمد کبیر نور محمد صاحب اور حضرت مولوی رئیس الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زیارت کی اور بیعت کی تھی اس طرح یہ دوسری صدی چند سال قبل شروع ہو گئی تھی۔ لیکن ان دو مردوں اور ایک عورت نے دس سالوں میں اپنی تعداد 500 تک بڑھالی تھی اور خلافت اولیٰ کے دور میں مولانا عبدالواحد صاحب نے برہمن بڑیہ میں پہلی احمدیہ بیت الذکر تعمیر کروائی۔ اس طرح ان تین افراد نے تقریباً ہر سال 17 افراد کو جماعت میں شامل کیا۔ اگر یہ معیار تقویٰ احمدیوں میں قائم رہتا تو اب تک یہ تعداد لاکھوں میں پہنچ جانی چاہئے تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں صرف سو سال پورے کرنے پر تقریب کر لینا اور خوشیاں منا لینا ہی کافی نہیں۔ بلکہ یہ سوچنا چاہئے کہ ہم نے کیا حاصل کیا اور ترقی حاصل کرنے کے لئے اور مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہدف مقرر کرنے ہوں گے۔ ہمارے مقاصد وہی ہیں جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے اور ضرورت یہی ہے کہ دین حق کی خوبصورت تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے اور آپؐ کی رحمت کی وسعتوں سے لوگوں کو واقف کرنا ہے۔ آپؐ پر لگائے گئے الزامات کو دور کرنا ہے اور اللہ کی توحید کو دنیا پر ثابت کرنا ہے اور اس کا اقرار کروانا ہے۔ یہی ہمارے مقاصد ہیں اور یہی ہمارے کام ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بنگلہ دیش میں تمام قسم کی قربانیوں کی مثالیں اور نمونے پائے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارا مقصد اور ٹارگٹ اتنا بڑا ہے کہ ان قربانیوں کے نمونوں میں اضافہ کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو یہ نمونے قائم کرنے ہوں گے تب ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ احمدیت کے غلبے کے جو وعدے حضرت مسیح موعود سے کئے تھے ان کو پورا کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کی ایک بڑی تعداد ایک دن احمدیت سے اپنا تعلق جوڑے گی۔ یہ وعدہ یقیناً پورا ہوگا۔ اگر فکر ہے تو یہ ہے کہ ہماری شامت اعمال روک نہ بن جائے۔

حضور انور نے اس جلسہ سالانہ کے انتظامات کو خراب کرنے اور اشیاء کو جلا دینے کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان ظلموں کے بعد ہمیں اپنے مولیٰ کے آگے جھکنا چاہئے۔ جب خدا مظلوموں کی مدد کو آتا ہے تو ساری طاقتیں پارہ پارہ ہو جاتی ہیں۔ دوسری جگہ پر حکومت بنگلہ دیش نے جو سیکیورٹی مہیا کی حضور انور نے فرمایا اس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ لیکن ہمارا اصل محافظ ہمارا خدا ہے۔ اگر احمدی حقیقی انصاف چاہتے ہیں تو ساری دنیا کے مالک کے سامنے جھکیں۔

حضور انور نے قرآن کریم کی پرامن تعلیم کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے جہاں مظلوموں کو جہاد کی اجازت دی وہاں بھی یہ اجازت ظلم سے بچنے کے لئے دی گئی۔ ہر مذہب کے ماننے والوں کی حفاظت کیلئے دی گئی ہے۔ اور اللہ نے وہاں یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ خدا مظلوموں کی مدد کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ ہم اس کے آگے جھکتے ہیں۔ آج ہم تھوڑے ہیں تو ہم پر ظلم ہو رہے ہیں۔ لیکن جب یہ اقلیت اکثریت میں بدلے گی تو ہر ظلم سے دنیا کو بچائے گی۔ لیکن یہ ظلم کا مٹانا بغیر ظلم کے ہوگا۔ احمدی ہمیشہ حوصلے میں رہیں۔ نہ یہ پہلے ہمیں روک سکے ہیں نہ اب روک سکیں گے۔ پریشان ہونے کی

باقی صفحہ 2 پر

شان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے   تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات   لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
دلبرا! مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی   آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

(درثمین)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

رپورٹ ہفتہ تعلیم القرآن بھجوادیں

نظارت تعلیم القرآن کے تحت سال 2013ء کا پہلا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 8 تا 14 فروری 2013ء منایا گیا ہے۔ جماعتوں کو اپنی کارکردگی کی رپورٹ ماہ فروری کی رپورٹ کے ساتھ بھجوانے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ اس ہفتہ تعلیم القرآن کی رپورٹ، ماہ فروری کی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ ہی مقررہ حصہ میں پر کر کے ارسال فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

ورلڈ ریلیجنز کانفرنس کے منتظم اعلیٰ کا اعزاز

حکومت کینیڈا کی جانب سے ڈائمنڈ جوبلی میڈل ایوارڈ

سال 2012ء میں ملکہ معظّمہ ایلزبتھ دوئم نے کینیڈا کی ملکہ کی حیثیت سے تخت نشینی کا ساٹھ سالہ دور مکمل کیا۔کینیڈین لوگ سارا سال اِس خوشی کو مناتے رہے ۔ اِس تقریب کو یادگار بنانے کیلئے ایک کینیڈین میڈل بھی تیار کیا گیا۔کوئین ایلزبتھ دوئم ڈائمنڈ جوبلی میڈل دراصل ملکہ معظّمہ کی کینیڈا کے لئے خدمات کو سراہنے کا ایک محکم طریقہ ہے اور ساتھ ہی ساتھ کینیڈین لوگوں کی نمایاں خدمات اور کامیابیوں کا اعتراف کرنے اور اُنہیں اعزاز بخشنے کا ایک انداز بھی ۔دی چانسلری آف آنرز، گورنر جنرل کے سیکرٹری کے دفتر کا ایک شعبہ اور کوئین ایلزبتھ دوئم ڈائمنڈ جوبلی میڈل پروا گرام کا منتظم ہے۔

اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کچنر واٹرلو اور برنٹ فورڈ کے ایک فعّال رکن محترم نبیل احمد رانا کو یہ میڈل مورخہ 25 نومبر 2012ء کو تفویض کیا گیا۔گورنر جنرل آف کینیڈا کی جانب سے کینیڈین ممبر پارلیمنٹ Hon.Harold Albrecht نے انتہائی خوبصورتی سے سجائی گئی ایک تقریب میں نبیل احمد رانا صاحب کو یہ ایوارڈ پہنایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیش قیمت ہدایات اور جماعت احمدیہ کینیڈا کی نگرانی میں محترم نبیل احمد رانا اور رضا کاروں کی ٹیم 2001ء سے لے کر اب تک رضا کارانہ کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہر سال کینیڈا میں ہونے والی سب سے بڑی اور معروف بین المذاہب کانفرنس یہاں واٹرلو یونیورسٹی میں ’’ورلڈ ریلیجنز کانفرنس‘‘ کے نام سے منعقد کرواتے ہیں۔ایسی کانفرنسز کے سلسلہ کا آغاز حضرت مسیح موعود نے ایک صدی قبل ہندوستان سے کیا تھا۔

لہٰذا چانسلری آف آنرز نے کینیڈا اور عالمی امن کے قیام کیلئے رواداری، احترام اور محبت کے لئے محترم نبیل احمد رانا کو اِس ایوارڈ کا اہل قرار دیا۔

ورلڈ ریلیجنز کانفرس کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈائمنڈ جوبلی میڈل ایوارڈ کی تقریب کی میزبان لیفٹینینٹ مس بیلوا ولیمز Belva Lt.Ms. Williams نے اِس کانفرنس کی کوششوں کو قابل ستائش قرار دیا اور بتایا کہ اِس کے منتظمین سالہا سال سے خالصتاً رضا کارانہ بنیادوں پر اپنے وقت کو قربان کرکے دوسروں کے خیالات، عقائد، تصورات اور تہذیب وتمدن کے احترام میں جمع ہوتے ہیں۔

اُنہوں نے ورلڈ ریلیجنز کانفرنس کی بیش قیمت خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مزید کہا کہ اِس تقریب میں مختلف مذاہب اور قومیتوں کے لوگ امن، احترام، رواداری اور اشتراک عمل کے جذبہ سے جمع ہوتے ہیں۔ یہ کانفرنس کمیونٹی کے ممبران کو ایک دوسرے کے احترام کا درس مسلسل دیتی رہتی ہے تا کہ یہ دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے۔ ورلڈ ریلیجنز کانفرنس اپنی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی وجہ سے مذاہب کے پیشوایان اور اُن کے ماننے والوں کی ملاقات کا ایک مرکز بن گئی ہے۔ مقامی صوبائی اور قومی لیڈروں کے علاوہ کینیڈا کے گورنر جنرل، وزیراعظم اور چیف جسٹس جیسی نمایاں شخصیات نے کانفرنس کی کارکردگیوں کو سراہا ہے۔

بین المذاہب کوشش کی مسلسل کامیابی کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں بھی حائل ہوتی ہیں، مختلف مذہبی اور ثقافتی اداروں اور تنظیموں کی حساس روایات کا خیال رکھنا ایک بہت بڑا چیلنج ہوتا ہے۔نبیل احمد رانا صاحب اور رضا کاروں کی ٹیم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضورانور کی دُعاؤں سے اِن تمام مراحل میں اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، عزم وحوصلہ کے ساتھ World Religious Conference کو ہمیشہ کامیاب بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ مکرم نبیل رانا صاحب کو یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ بھی اِنہیں مقبول خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔آمین

مکرم محمد قاسم طاہر صاحب

جماعت احمدیہ سیرالیون میں اطفال وناصرات ڈے

خدا کے فضل سے سیرالیون جماعت کو ملک بھر میں 25 دسمبر 2012ء کا دن اطفال و ناصرات ڈے کے طور پر منانے کی توفیق ملی اور نصاب تیار کر کے ملک کی تمام جماعتوں میں ایک ماہ پہلے ہی بھجوا دیا گیا تھا۔

اس پروگرام میں 721 اطفال اور 6 ناصرات نے شرکت کی ۔تمام مرکزی مربیان کرام و سرکٹ مشنریز نے پروگراموں کے انعقاد میں بھرپور محنت کی اور اطفال و ناصرات کو نصاب کی تیاری کروائی۔ان پروگراموں میں علمی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ کھیلوں کے مقابلہ جات بھی کروائے گے۔25 دسمبر کا دن اسلئے مقرر کیا گیا تھا تا کہ ہمارے بچے عیسائیوں کے تہوار کرسمس کے پروگراموں میں شامل نہ ہوں جس میں ڈانس اور بعض دوسری فضولیات ہوتی ہیں۔

الحمدللہ یہ تجربہ نہایت کامیاب رہا جماعتوں کی طرف سے بھرپور تعاون کیا گیا۔بچوں کے علاوہ بڑے بھی ان پروگراموں سے بہت لطف اندوز ہوئے۔مختلف ریجنز میں عیسائیوں کے بچے کرسمس کے پروگرام چھوڑ کر ہمارے پروگراموں میں شامل ہو گئے۔

علمی اور ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

علمی مقابلہ جات

علمی مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت قرآن کریم، حفظ ادعیۃ القرآن، حفظ احادیث، ترجمہ سورۃ فاتحہ، مقابلہ تقریر (سیرت آنحضورﷺ) دینی معلومات، خلافت جوبلی دعائیں، عہد اطفال و ناصرات اور پیغام رسانی۔

ورزشی مقابلہ جات

ورزشی مقابلہ جات میں 100 میٹر ریس، 200 میٹر ریس، 400 میٹر ریس، فٹ بال، تین ٹانگ ریس، سیک ریس، نیڈل اینڈ تھریڈ، egg and spoon اور رسہ کشی شامل تھے۔

ان مقابلہ جات کے آخر پر انعامات تقسیم کئے گئے ۔اور بچوں کو کھانا کھلایا گیا۔

ان پروگراموں کی وجہ سے تمام سیرالیون کی جماعتوں میں ایک خاص قسم کا جوش و جذبہ نمودار ہوا۔خاص طور پر نومبائعین کے علاقہ میں والدین کی طرف سے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا گیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ اس قسم کے پروگرام آئندہ بھی ہوتے رہنے چاہئیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاملین کے لئے ان پروگراموں کو مفید بنائے اور ان میں سے ہر ایک کو جماعت کیلئے نافع وجود بنائے۔

بقیہ صفحہ 1 جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے حضورِانور کا خطاب

ضرورت نہیں اپنے ذمہ جو حق ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگائیں اور اسی کے آستانے پر ہمیشہ جھکے رہیں ۔اعلیٰ اخلاق پیدا کریں۔خدا اور خدا کی مخلوق کے حقوق ادا کریں اور دعائیں کریں۔

حضور انور نے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں مختلف زمانوں میں ہونے والی مخالفتوں کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ ہر مخالفت کے بعد خدا تعالیٰ نے احمدیت کو غیر معمولی ترقیات سے نوازا ہے اور ترقی کے کئی دروازے کھل گئے اور کئی گنا بڑھ گئے۔ اب بھی مخالفت احمدیت کو ترقی کی چھلانگ لگوانے کے لئے ہے۔آپ لوگ نئے عزم کے ساتھ اس چھلانگ کا حصہ بننے کے لئے کوشش کریں۔ ہر مخالفت نے احمدیت کے لئے کھاد کا کام کیا ہے۔ ہر مخالفت کے بعد احمدیت کی فصل زیادہ لہلہاتی ہوئی بڑھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ملک کی محبت کا تقاضا ہے کہ ملک میں امن کے قیام کے لئے کوششیں کریں اور حکومت کی راہنمائی بھی کریں کہ یہ مخالفتیں احمدیت کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی۔لیکن ان میں ملک کا امن اٹھ جاتا ہے اور یہ باتیں ملک کی بقا کے لئے خطرہ بن جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اے احمدیو! یہ مخالفت تمہیں خوفزدہ نہ کرے اور نہ مایوس کرنے والی ہو۔ یہ تمہیں اونچا اڑانے اور خدا کا قرب دلانے کیلئے چل رہی ہے۔ان سے فائدہ اٹھالو اور توحید کا عرفان حاصل کرو۔تمہاری آج کی قربانیاں بنگلہ دیش کی تاریخ کا حصہ بننے والی ہیں۔مایوسی کو پاس پھٹکنے نہ دینا۔ نئے عزائم کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آپ کو نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اہل وطن پر آپ کی وطن سے محبت اور آپ کی سچائی روز روشن کی طرح واضح ہو جائے۔ بنگلہ دیش میں احمدیت کی دوسری صدی بے شمار برکات لے کر آئے۔اللہ تعالیٰ دور دور سے جلسہ پر آنے والوں کو خیریت سے واپس لے جائے اور ہر قسم کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور سفر وحضر میں سب کا حافظ وناصر ہو۔دعا کرلیں۔

دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ بنگلہ دیش میں اس وقت حاضری 5966 ہے۔ اگر یہ جلسہ مقررہ جگہ پر ہوتا تو حاضری اس سے بہت زیادہ ہونی تھی اور اس طرح یہاں بیت الفتوح میں حاضری 3641 ہے۔اس کے بعد بنگلہ دیش سے احمدیوں نے نظمیں پیش کیں۔پھر لندن سے نظمیں پیش کی گئیں۔پھر حضور انور نے نماز ظہر اور کھانے کے متعلق اعلانات فرمائے اور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ نکاح

اللہ تعالیٰ شادی کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں عائد کرتا ہے اگر تمام متعلقہ رشتہ داران کو سمجھنے والے ہوں تو ہمیشہ نکاح کامیاب ہوتے ہیں

اگر تقویٰ پر چلتے ہوئے دین حق کی تعلیم کے مطابق حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو تو کبھی رشتوں میں مسائل پیدا نہ ہوں

خطبہ نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 دسمبر 2011ء بمقام بیت فضل لندن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 دسمبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلے میں لڑکوں کے نام لیتا ہوں۔ ایک نکاح عزیزم توصیف احمد کا ہے جو طالبعلم جامعہ احمدیہ ہیں۔ دوسرا نکاح میجر محمود احمد صاحب کے بیٹے عامر محمود ملک کا اور تیسرے امجد محمد بیگ ہیں۔ تینوں میں سے ایک تو جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں۔ دوسرے دو نکاحوں میں، ایک میں لڑکی اور تیسرے نکاح میں لڑکے کا تعلق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح ایک فریضہ ہے اور شادی کرنا (دین حق) میں ضروری ہے لیکن شادی کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ لڑکے اور لڑکی پر، قائم ہونے والے جوڑوں پر اور جو مختلف رشتہ داریاں ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ اگر لڑکا اور لڑکی اور دونوں طرف کے تمام متعلقہ رشتہ داران ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نکاح کامیاب ہوتے ہیں۔ ہر ایک کو یہ خیال ہونا چاہئے کہ ہم نے دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ ہمیشہ پریشانیاں وہاں پیدا ہوتی ہیں جہاں حقوق لینے کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ اگر تقویٰ پر چلتے ہوئے حقوق دینے کی طرف توجہ ہو، اگر حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو جو (دین حق) کی تعلیم ہے تو کبھی رشتوں میں مسائل پیدا نہ ہوں اور پھر ہمیشہ اللہ کے فضل سے رشتے کامیاب ہوں گے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ عزیزم توصیف احمد جیسا کہ میں نے کہا جامعہ کا طالب علم ہے۔ وہ دینی علم حاصل کرنے والے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریاں دوسروں سے بڑھ کے ادا کرنی ہیں اور جس لڑکی سے ان کا نکاح ہو رہا ہے، اس لڑکی والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب ایک واقف زندگی سے نکاح کر رہے ہیں تو بلاوجہ کی Demands نہیں کرنیں۔ واقف زندگی کے محدود وسائل ہیں۔ ان محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے گزارا کرنا ہے۔ اور جب یہ سوچ ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر رشتے بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے اور اسی طرح جو دوسرے دو رشتے ہیں ان کو بھی یہی خیال رکھنا چاہئے۔ خاص طور پر جب لڑکی کی طرف سے Demands بڑھتی ہیں، جب مطالبات بڑھتے ہیں، جب خواہشات بڑھتی ہیں تو اس وقت پھر مسائل پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے لڑکی والوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ لڑکی بیاہی جا رہی ہے۔ لڑکی اپنے لئے کوئی آمد کا ذریعہ پیدا کرنے نہیں جا رہی۔ ایک فریضہ ادا ہونے لگا ہے جس کی (دین حق) میں بہت زیادہ اہمیت ہے اور لازمی شرط ہے کہ ہر عاقل بالغ، جو صاحب حیثیت ہے اور شادی کے قابل ہے وہ ضرور شادی کرے۔ پس اس سوچ کے ساتھ دونوں فریق کو اپنے رشتے نبھانے کی ضرورت ہے کہ ہم نے صرف دنیا داری کی خاطر شادی نہیں کرنی بلکہ ایک دینی فریضہ بھی ادا کرنا ہے اور اس نیت سے ادا کرنا ہے کہ ایک تو یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور پھر (-) اور احمدیت کی نسل آگے بڑھانی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسی عورتوں سے شادی ہونی چاہئے اور حضرت مسیح موعود نے بھی ایک موقعہ پر اس بارہ میں فرمایا کہ ایسی عورتوں سے شادی کرو جن کی اولاد زیادہ ہوتی ہو، تا کہ (مومنوں) کی تعداد زیادہ بڑھے۔ پس اگر یہ نیک نیت بھی ساتھ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر اولاد بھی پیدا ہوتی ہے اور اولاد نیک بھی ہوتی ہے، دین کی بھی خادم ہوتی ہے اور ماں باپ کا نام بھی روشن کرنے والی ہوتی ہے۔ پس اگر ہر پہلو میں، ہر جگہ، ہر موقعہ پر دین مدنظر رہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شمار برکات نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ جو تینوں نکاح ہیں، جو رشتے آج قائم ہو رہے ہیں اور تین مختلف جوڑے جو آج شادی کے بندھن میں بندھنے جا رہے ہیں یہ اس سوچ کے ساتھ اس تعلق کو قائم کرنے والے ہوں کہ ہم نے دین کی خاطر اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور ہر موقعہ پر خدا تعالیٰ کی خشیت اور تقویٰ مدنظر رکھنا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ اس بات پر قائم ہونے والے ہوں۔

ان نصائح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔ پہلا نکاح عزیزہ مدیحہ صفدر بنت مکرم صفدر علی صاحب ربوہ کا عزیزم توصیف احمد ابن مکرم سید احمد صاحب کے ساتھ چار ہزار یورو حق مہر پر (طے پایا) ہے۔ دلہن کے وکیل مرزا نصیر احمد صاحب ہیں۔

دوسرا نکاح عزیزہ عائشہ خان بنت مکرم سفیر احمد خان صاحب پاکستان کا عزیزم عامر محمود ملک ابن مکرم محمود احمد صاحب کے ساتھ پچاسی ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر (قرار پایا) ہے۔ دلہن کے وکیل مرزا محمود احمد صاحب ہیں اور یہ لڑکی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نواسی کی بیٹی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پوتی کی بیٹی ہے۔ اس لحاظ سے ان کا خاندان سے رشتہ ہے۔

تیسرا نکاح عزیزہ نائلہ حمید سیال بنت مکرم حمید اللہ سیال صاحب کا عزیزم محمد بیگ ابن مکرم اجمل بیگ صاحب کے ساتھ ہے، یہ نکاح چھ لاکھ روپیہ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مرزا محمود احمد صاحب ہیں اور دولہا بھی یہاں نہیں تو اس کے وکیل سید محمد احمد صاحب ہیں۔

فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا: یہ محمد بیگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نواسی کے بیٹے ہیں اور ان کی نانی مکرمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ ہیں جن کی پچھلے دنوں وفات ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام رشتے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ ان کیلئے دعا کریں۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور تینوں نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ لندن)

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت گوئٹے مالا

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا جلسہ سالانہ 2012ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا 23واں جلسہ سالانہ مورخہ 30 نومبر تا 2 دسمبر 2012ء بیت الاول میں منعقد ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مربی انچارج و وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کینیڈا کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔ جلسہ سے ایک روز قبل ہوٹل Holiday Inn میں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس کی رپورٹ یہاں کے نیشنل اخبار Prensa Libre نے اپنی 30 نومبر کی اشاعت میں مع تصاویر شائع کی۔ نیز اخبار Terra نے بھی نمایاں طور پر کوریج دیتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ پُرامن جماعت ہے اور گوئٹے مالا کے علاوہ لاطینی امریکہ کے ممالک پانامہ، سالواڈور، ایکواڈور اور چلی وغیرہ میں بھی احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کی کوششوں میں مصروف ہے اور بیت الاول میں اس ہفتہ کے آخر پر 23واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔

جلسہ کا پہلا دن

مورخہ 30 نومبر کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کی ادائیگی کے ساتھ خاکسار نے درس قرآن دیا۔

ناشتہ و دیگر ضروریات سے فراغت کے بعد ساڑھے گیارہ بجے نومبائعین کو نماز اور اس کے بنیادی مسائل سکھلانے کا پروگرام تھا قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ بعدازاں محترم مولانا مبارک نذیر صاحب نے خطبہ جمعہ میں صداقت مسیح موعود بیان کی۔ نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد کھانے کا وقفہ تھا۔

تقریب پرچم کشائی

ساڑھے تین بجے سہ پہر تقریب پرچم کشائی منعقد ہوئی۔ محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے لوائے احمدیت اور خاکسار عبدالستار خان امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا نے گوئٹے مالا کا قومی پرچم لہرایا۔ جس کے بعد دعا کی گئی۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی اور اس کا سپینش ترجمہ پیش کیا گیا۔ مکرم داؤد گونسالس صاحب جنرل سیکرٹری نے جملہ حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ جس کے بعد محترم مولانا مبارک نذیر صاحب نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام انگلش زبان میں پڑھ کر سنایا جس کا سپینش ترجمہ خاکسار نے پیش کیا۔

حضور انور کا پیغام

پیارے احباب جماعت احمدیہ ...... گوئٹے مالا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ لوگ مورخہ 30 نومبر اور یکم دو دسمبر 2012ء کو 23واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور تمام شرکاء جلسہ اس پاک اجتماع کی روحانی برکات سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔

جماعت احمدیہ کے تمام اجتماعات روحانی کیفیات سے معمور ہونے چاہئیں۔ جلسہ کے دوران کوئی لغو اور فضول گفتگو نہ ہونی چاہئے بلکہ سب احباب کو دعاؤں اور استغفار میں وقت گزارنا چاہئے۔ جماعت کے علماء کی تقاریر کو پوری توجہ اور غور سے سنیں تا کہ آپ کے دینی علم اور معرفت میں اضافہ ہو...... اور احمدیت کی تعلیمات سے آگاہ ہوں۔ اس سے ایمان مضبوط ہوگا۔

بطور احمدی آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ نیکی، ایمانداری اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے جملہ احکامات کو بجالانے والے ہوں اور کسی بھی حکم کو معمولی نہ سمجھیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور اس پر عمل پیرا ہونے کی سعی کریں اور حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کے جو اعلیٰ معیار بیان فرمائے ہیں ان کو قائم کریں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقتہ نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 47,46)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک جماعت تیار کر رہا ہے جو قرآن کو قبول کریں گے اور ہر قسم کی ملاوٹ جماعت سے دور کر دی جائے گی اور مخلصین کی جماعت بنائی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب طیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 63)

جیسا کہ میں نے ابتداء میں بیان کیا ہے کہ یہ جلسہ کوئی معمولی تقریب نہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اس اجتماع کا مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت دینی برکات حاصل کریں۔ علم و معرفت میں ترقی ہو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہوجائے اور ان جلسوں کا ایک یہ بھی فائدہ ہوگا کہ جماعت میں داخل ہونے والے نئے بھائی اپنے پہلے بھائیوں سے تعارف حاصل کر کے رشتہ محبت و اخوت میں ترقی کریں گے۔ (نشان آسمانی)

اب میں آپ کی توجہ ان ناپاک حملوں کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں جو آنحضرت ﷺ کی پاک ذات پر کئے جا رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ بکثرت آنحضور ﷺ پر درود شریف بھیجیں۔ آپ محسن انسانیت، رحمۃ للعالمین اور محبوب خدا تھے۔ جو انسانیت کی بقا کے لئے ساری ساری رات اپنے رب کے حضور آہ و زاری اور دعائیں کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے دکھ اور غم کا خدا کے حضور اس طرح اظہار کیا کرتے تھے کہ رب العرش نے قرآن کریم میں آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

لعلک باخع نفسک ...... کیا تو اپنے آپ کو اس غم میں ہلاک کرلے گا کہ کیوں یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریمؐ کی عزت کے لئے جان دیتے ہیں اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کریں اور ان کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ ان کے رسول کریم ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں اور اشتہاروں میں نہایت توہین سے ان کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ سے ان کو یاد کرتے ہیں۔ آپ یاد رکھیں کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ ان کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کرلیں تو یہ ممکن ہے مگر ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 386,385)

درود شریف صرف آنحضرت ﷺ کے لئے مخصوص ہے جن کے لئے دنیا کی فتح مقدر ہے۔ ایک احمدی اپنے عمل سے رسول اللہ ﷺ کی پاک سیرت دنیا کو پیش کرتا ہے اور سیرت نبویؐ کے دلکش اور حسین پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس ہر احمدی مرد، عورت، بچے اور بوڑھے کو پہلے سے بڑھ کر درود و سلام پڑھنا چاہئے اور اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی اس سے پُر کرنا چاہئے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ اپنے اعمال کو (دینی) تعلیمات کے مطابق ڈھالے۔ یہ ہے وہ خوبصورت جواب جو ہمیں دینا چاہئے۔

میں آپ کو یہ بھی تلقین کرنا چاہتا ہوں کہ خلافت کے پاک نظام سے منسلک اور اس کے حقیقی وفادار رہیں۔ آج (-) کی نشاۃ ثانیہ کا کام خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔ اس لئے کوشش کریں کہ ہمیشہ اس بابرکت نظام سے مستفیض ہوں اور اس سے جڑیں اور آنے والی نسلیں بھی خلافت سے وابستہ رہیں۔

میں آپ کو (-) ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتا ہوں۔ (دعوت الی اللہ) ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے اس کی ادائیگی حسن عمل سے کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احمدیت کی خوبصورت اور روشن تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کر کے ان کے دل جیتنے کی توفیق بخشے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر قسم کی کامیابیوں اور برکات سے نوازے۔ آپ کے اندر حقیقی ایمان اور تقویٰ پیدا ہو اور خلافت احمدیہ کے لئے سچی محبت اور وفاداری کا جذبہ ترقی کرے اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو جوش و جذبہ کے ساتھ احمدیت اور (-) کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سپینش اور انگلش زبانوں میں سنائے جانے کے بعد محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

جس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئی۔

جلسہ کا دوسرا روز

اس روز بھی نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کے بعد نماز فجر ادا کی گئی جس کے بعد درس حدیث سپینش و انگلش زبان میں دیا گیا۔ ناشتہ و دیگر ضروریات سے فراغت کے بعد جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور اس کے ترجمہ سے کیا گیا۔ اس اجلاس میں درج ذیل موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔

مکرم Dario Samayoa (ایڈووکیٹ) انچارج مشن Xela نے دعوت الی اللہ کی اہمیت پر، مکرم David Gonzalez جنرل سیکرٹری گوئٹے مالا نے صداقت مسیح موعود کے دلائل کے عنوان پر، خاکسار نے سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود پر جبکہ مکرم Eulalio اور مکرم Dario Samayoa نے ''میں احمدی کیونکر ہوا'' کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ بعدازاں حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔

مکرم مولانا مبارک نذیر صاحب، مکرم داؤد گونسالس صاحب اور خاکسار نے جوابات دیئے۔ اس سیشن کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور دوپہر کے کھانے سے احباب کی تواضع کی گئی۔

بعدازاں ساڑھے تین بجے سہ پہر تلاوت قرآن کریم سے تیسرے اجلاس کا آغاز خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم جنرل سیکرٹری داؤد گونسالس صاحب نے شرائط بیعت کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعدازاں محترم مولانا مبارک نذیر صاحب نے خلافت، اس کی ضرورت اور اہمیت پر جامع خطاب کیا۔ جس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کی گئیں اور پھر احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب ہوئی۔

تیسرا اور آخری روز

جلسہ کے تیسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس ملفوظات دیا گیا۔ ناشتے وغیرہ سے فراغت کے بعد چوتھے اور آخری سیشن کا آغاز خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے ''دین حق محبت وامن کا مذہب'' کے عنوان پر تقریر کی۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے ڈائریکٹر مکرم David Gonzalez صاحب نے خدمت انسانیت کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کی مساعی کا تذکرہ کیا۔

آج کے اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نمائندہ حضور اقدس کی تھی۔ آپ نے نہایت مدلل اور جامع انداز میں سیرۃ النبی ﷺ کو بیان کیا۔

بعدازاں سامعین کو سوالات کا موقع دیا گیا اور ان کے جوابات محترم مولانا موصوف، خاکسار اور مکرم David Gonzalez نے دیئے۔ دعا پر اجلاس کا اختتام ہوا۔ اس اجلاس کی حاضری 120 تھی۔ اکثریت مہمانوں پر مشتمل تھی۔ جن میں وکلاء، ڈاکٹرز، پروفیسرز، حکومت کے اعلیٰ افسران، اساتذہ اور زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

آخر میں جملہ حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس دوران متعدد غیر مذاہب احباب کے ساتھ گفتگو کرنے اور دین حق کے متعلق ان کی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ مقامی احباب کے علاوہ جلسہ میں پانامہ سے تین افراد، امریکہ سے تین افراد اور کینیڈا سے دو افراد نے شرکت کی توفیق پائی۔ مشن ہاؤس میں جلسہ کے ایام میں قریباً 35 افراد کو رہائش، طعام کی سہولت میسر کی گئی تھی۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چار زیر دعوت نوجوانوں کو بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

اہم ملاقاتیں

محترم مولانا مبارک احمد نذیر کی قیادت میں مورخہ 4 دسمبر 2012ء کو گوئٹے مالا شہر کے میئر Mr. ARZU (سابق صدر مملکت) سے ملاقات کرکے انہیں جماعتی کتب تحفۃً پیش کی گئیں۔ نصف گھنٹہ کی ملاقات کے دوران جماعت احمدیہ کا تعارف اور ہیومینیٹی فرسٹ کے حوالہ سے خدمت انسانیت کے کاموں سے میئر صاحب موصوف کو آگاہ کیا گیا۔ انہوں نے جماعت کے ماٹو محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں کو بہت سراہا اور وفد کے قائد کی خدمت میں تحائف پیش کئے۔

اس سے اگلے روز مورخہ 5 دسمبر کو شہر Antigua Guatemala کے میئر سے جماعت کے وفد نے ملاقات کرکے انہیں جماعت کا پیغام پہنچایا اور کتب سلسلہ تحفۃً پیش کیں۔

محترم مولانا مبارک احمد نذیر احمد صاحب مختلف اوقات میں مقامی احباب کے ساتھ دلچسپ مجالس سوال و جواب کرتے رہے۔ ڈومینکن ریپبلک سے تعلق رکھنے والی نومبائع خاتون جو آجکل امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔ ایک ماہ کے وقف عارضی پر تشریف لائیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے پراجیکٹس کے سلسلہ میں بہت تعاون کیا۔ نیز جلسہ سالانہ کی انگلش تقاریر کا سپینش میں ترجمہ کرنے کی ڈیوٹی دینے کی سعادت پائی۔

اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان جلسہ کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ آمین

☆☆☆☆☆

مکرم راجا نصر اللہ خان صاحب

حاصل مطالعہ اخبارات ورسائل کے مفید اقتباسات

مذہبی آزادی

روزنامہ خبریں کے سنڈے میگزین مورخہ 13 اگست 2006ء میں جناب جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال صاحب لکھتے ہیں۔

''افسوس اس بات کا ہے کہ ہم میں نفرت کیوں ہے۔ ہم یہ کیوں کہتے ہیں کہ فلاں سکھ ہے، عیسائی ہے یا ہندو ہے۔ ہم مسلمانوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ سنی شیعہ کو قتل کر رہا ہے اور شیعہ سنی کو۔ مساجد میں خون بہہ رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ احمدیوں کو بھی کافر قرار نہیں دینا چاہئے تھا۔ احمدیوں کو کافر قرار دیا تو انتہا پسند طبقے کو شہ ملی کہ وہ مزید مضبوط ہوں۔

س: اس کا مطلب ہے کہ احمدیوں کو کافر قرار دینا مذہبی معاملہ نہیں تھا؟

ج: بالکل نہیں۔ یہ ایک سیاسی تحریک تھی اور بھٹو نے اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ بھٹو نے اس بات کو بھی سامنے نہیں رکھا کہ احمدیوں نے بحیثیت جماعت ووٹ دیئے تھے۔ میرے حلقے میں موجود تمام احمدیوں نے مجھے ووٹ نہیں دیئے بلکہ بھٹو کو ووٹ دیا۔ جب وہ برسر اقتدار آیا تو اس نے احمدیوں کو مولویوں کے دباؤ پر کافر قرار دے دیا۔ اقتدار میں رہنے کے لئے اس نے مولویوں کے مطالبات کو تسلیم کرنا شروع کر دیا۔ جمعہ کی چھٹی، شراب پر پابندی اور احمدیوں کو کافر دلوانا سب اسی دباؤ کے تحت کئے گئے فیصلے تھے لیکن مولوی نہیں مانے اور انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے اور اس کا فائدہ ضیاء الحق نے اٹھایا اور اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ ایک بھی احمدی ایسا نہیں تھا جس نے بھٹو اور پیپلز پارٹی کو ووٹ نہیں دیا تھا۔ ہم تو اس وقت ان کے خلاف الیکشن لڑ رہے تھے۔

(سنڈے میگزین روزنامہ خبریں مورخہ 13 اگست 2006ء صفحہ 5)

بے نیازیاں

ڈاکٹر محمد اجمل نیازی صاحب اپنے کالم ''بے نیازیاں'' میں لکھتے ہیں۔

ہم نے اپنے عظیم سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کا بھی برا حشر کیا۔ انہیں دنیا والوں نے مانا اور ہم نے صرف برا مانا۔ عالمی نوبل انعام لیتے وقت ڈاکٹر صاحب پاکستانی لباس میں تھے۔ وہ مجھے پگڑی پہنے ہوئے اچھے لگے۔ وہ بیرون ملک دفن ہوتے تو ساری دنیا ان کے جنازے کے آگے آنسو بچھاتی۔ انہوں نے اپنے وطن پاکستان میں دفن ہونے کی خواہش کی۔ لوگ چند لوگوں کے ڈر سے ان کے جنازے کا استقبال بھی نہ کر سکے۔ پوری دنیا انہیں عظیم سائنسدان کہتی ہے۔ ہم انہیں احمدی کہتے ہیں۔ کچھ ستم ظریف تو بھارتی ڈاکٹر عبدالکلام کو بھی احمدی کہتے ہیں، بڑے بڑے لوگوں پر یہ الزام آسانی سے لگ جاتا ہے۔ سائنسدان احمدی، شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی، مسلمان، مسیحی نہیں ہوتا۔ مگر ہم کھوکھلے نعروں اور جذباتی باتوں میں الجھ کر اپنے آپ کو بدنام کر رہے ہیں اور برباد کر رہے ہیں۔

بھارت سیکولر ملک ہونے کے دعوے کے باوجود ایک ہندو ریاست ہے مگر وہاں مسلمان ایٹمی سائنسدان کو سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ ان دنوں گجرات میں مسلم کش فسادات زوروں پر ہیں اور کسی ہندو نے یہ اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کی کہ ایک مسلمان کو بھارتی صدر کیوں بنایا جارہا ہے اور ہم نے آئینی طور پر مسیحی کو صدر پاکستان بننے سے روک رکھا ہے۔ ایک مسیحی چیف جسٹس تھا۔ جسٹس اے آر کارنیلس۔ وہ وزیر قانون ہوا۔ اس جیسا نہ کوئی چیف جسٹس ہے نہ وزیر قانون۔ وہ صدر پاکستان ہوتا تو ہماری شان میں اضافہ ہوتا۔ ہم نے بابائے قوم قائداعظم کے بنائے ہوئے وزیر خارجہ سرظفر اللہ خان کے خلاف جلوس نکالے کہ وہ احمدی ہیں۔ یہ بات تو قائداعظم کو بھی پتہ تھی۔ تحریک پاکستان کے مخلص کارکن ہندو وزیر قانون جوگندر ناتھ منڈل کو قائداعظم نے وزیر قانون بنایا تھا اور ہم نے انہیں پاکستان سے ہی باہر نکال دیا اسے اپنے مخالف نظریے کے ملک بھارت جاکر پناہ لینا پڑی۔ ہم ہندوؤں پر اعتراض کرتے ہیں مگر ہم ان سے زیادہ تنگ نظر اور فرقہ پرست ہیں۔ ہندوؤں میں ذات پات ہے مگر ہماری فرقہ واریت زیادہ خوفناک ہے۔ بھارت میں مندروں پر بھی فائرنگ نہیں ہوئی پاکستان میں مسجدوں پر فائرنگ ہوتی رہتی ہے۔

(روزنامہ دن 15 جون 2002ء)

دودھ دینے والا بکرا

عارف والا (نامہ نگار) محنت کش کے بکرے نے دودھ دینا شروع کر دیا۔ بکرا فروخت کرنے کے لئے 3 لاکھ روپے کی پیشکش مالک نے مسترد

کردی۔نواحی گاؤں 63/EB کے رہائشی نیاز احمد ولد سردار کے دوسالہ سیاہ رنگ کے بکرے نے دودھ دینا شروع کردیا۔ قدرت نے اعضائے رئیسہ کے ساتھ دوتھن بھی لگادیئے۔ بکرا روزانہ دوکلو دودھ دیتا ہے۔ بھٹہ نمبر 1 پرانا مقبول احمد کی رہائش گاہ پر نیاز احمد نے دودھ دینے کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے بتایا کہ اسے بکرا بیچنے کے عوض 3 لاکھ تک آفر ہوئی۔ مگر اس نے مسترد کردی۔

(روزنامہ آواز لاہور 29 نومبر 2004ء)

فقید المثال گدھا

جرمن ہوائی جہاز بنانے والی کمپنی ''ائربس'' کا دومنزلہ جہاز A380 نمائش میں سب ماڈلوں پر سبقت لے گیا۔اس دیوقامت گدھے کے پیٹ میں 840 مسافر بیک وقت سفر کرسکتے ہیں۔15 ہزار کلومیٹر کا مسلسل سفر کرتے ہوئے یہ جہاز کم ایندھن استعمال کرنے پر سب پر سبقت لے گیا۔ 100 کلومیٹر طے کرنے کے لئے یہ ایک مسافر تین لیٹر کرومین استعمال کرے گا۔اس کے تمام پرزوں کی تعداد 40 لاکھ کے قریب ہے۔اڑنے کے لئے کل وزن 569 ٹن تک ہوسکتا ہے اور قیمت ملین یورو ہے اس کی لمبائی 75 میٹر، اونچائی 24 میٹر اور پروں سمیت چوڑائی 80 میٹر ہے۔ اس میں تین لاکھ دس ہزار لیٹر ایندھن بھرا جاسکتا ہے۔ گویا اس گدھے کی خوراک آگ ہی آگ ہے اور ایک قدم پندرہ ہزار میٹر لمبا۔

(اخبار احمدیہ جرمنی۔مئی 2010ء)

کلمہ گو کو دین سے خارج کرنا

مکرم حسن نثار صاحب اپنے کالم چوراہا میں رقمطراز ہیں۔

اتنی آسانی سے تو بچے کا نام سکول سے خارج نہیں ہوتا۔جتنی آسانی سے کچھ لوگ دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیتے ہیں۔ جیسے یہ دین کا نہیں ان کا کوئی ذاتی دائرہ ہو۔ بلکہ اس طرح تو ذاتی دائرے سے بھی خارج نہیں کیا جاسکتا۔ مالک مکان بھی اپنے کرائے دار کو اپنے ذاتی مکان سے خارج کرنا چاہے تو ایک لمبے پراسس سے گزرنا پڑتا ہے۔لیکن ہمارے ہاں اسلام کے دائرے سے خارج کرنا خارش کرنے سے بھی آسان ہوگیا۔سرسید سے لے کر اقبال تک اور ان سے بھی پہلے بہت سے لوگ اس کا نشانہ بنے لیکن عجب اتفاق ہے کہ ایسا کرنے والوں کے نام بھی کوئی نہیں جانتا جبکہ جن کے ساتھ یہ ہوتا ہے تاریخ ان کے ہاتھوں پر بیعت کرلیتی ہے۔

یہ کون لوگ ہوتے ہیں؟ کن بنیادوں، کس استحقاق یا اتھارٹی کے نتیجہ میں یہ کسی بھی کلمہ گو کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے پر تل جاتے ہیں۔انہیں پبلسٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ لوگوں کی توجہ کے بھوکے ہوتے ہیں یا خود کو باقیوں سے سپیریئر مسلمان ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ وجہ جو بھی ہو لیکن کمال یہ ہے کہ کسی کو گھور کر دیکھنا تو قانون کی رو سے جرم ہے لیکن کسی کلمہ گو کو دین کے دائرے سے خارج کرنے کی دھمکی دینا یا اپنے تئیں ایسا کر گزرنا کوئی جرم تو نہیں تو کیوں؟ کیا ہماری عدالتوں کو اس کا نوٹس نہیں لینا چاہئے۔

یہ سارے سوال میرے دماغ میں اس لئے سرسرا رہے ہیں کہ آج کل میاں نواز شریف بھی فتویٰ مینوفیکچرنگ انڈسٹری کا ٹارگٹ بنے ہوئے ہیں ...... اگر قادیانیوں کی دلجوئی کے لئے انہیں بھائی کہہ دیا تو کون سی قیامت آگئی؟ کیا میاں نواز شریف نے اپنے ان ''بھائیوں'' کو اپنے والد میاں محمد شریف مرحوم ومغفور کی جائیداد سے حصہ دے دیا ہے؟ یہ ایک انسانی اور سیاسی قسم کی بات تھی جس کا بتنگڑ بنا کر اصل ایشوز سے عوام کی توجہ ہٹانے کی ناکام سی کوشش ہورہی ہے جو انتہائی افسوسناک ہے اور جس کی مذمت کی جانی چاہئے۔

حیرت ہے کہ یہ کس ذات، کس ہستی کی محبت کے دعویدار ہیں۔آپؐ نے طائف کے اوباشوں، بدمعاشوں اور خبیثوں کے پتھر کھا کر بھی ان کی بربادی نہ چاہی اور فرمایا کہ ہوسکتا ہے ان کی اولادوں کو اللہ پاک ہدایت دے دیں۔

تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا
کوئی مجھ سا نہ دوسرا ہوتا
بیچ طائف بوقت سنگ زنی
تیرے لب پر سجی دعا ہوتا
ہجرتوں میں پڑاؤ ہوتا میں
اور تو کچھ دیر کو رکا ہوتا
کاش احد میں شریک ہو سکتا
اور باقی نہ پھر بچا ہوتا
کسی غزوہ میں زخمی ہو کر میں
تیرے قدموں پہ جا گرا ہوتا

اس طویل نعت کے سبب مجھ سے محبت کرنے والے لاتعداد لوگ نہیں جانتے کہ میں نے آقاؐ کے شہروں میں کبھی سواری استعمال نہیں کی اور جب گیا ......احد کے کانٹے کھائے اور مٹی چاٹی۔عرض کرنے اور یہ ''راز'' شیئر کرنے کا مقصد یہ کہ محمدؐ عربی کی محبت پر کسی کا اجارہ نہیں۔کون جانے اس پر جمال ہستی کے حوالے سے کون کس حال میں ہے۔

(روزنامہ جنگ 11 جون 2011ء)

ہم سے اچھا کون

امر جلیل صاحب اپنے کالم سب جھوٹ میں رقمطراز ہیں۔

اب تو آپ کو میری بات کا اعتبار آیا نا کہ ہم لوگ بہت اچھے ہیں؟ بلکہ بے انتہا اچھے ہیں۔ گھناؤنے جرم کا ارتکاب تو دور کی بات ہے، ہم جرم کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔ یہ بات میں نے لاہور کے حالیہ واقعات کے حوالے سے کی ہے۔ احمدیوں کی عبادت گاہوں پر خونریز حملوں میں ایک سو سے زیادہ لوگ مرگئے تھے، ڈیڑھ سو کے قریب زخمی ہوئے تھے۔ کتنے زخمی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مرجائیں گے۔ یہ کوئی نہیں جانتا، کتنے زخمی اپاہج ہوجائیں گے۔ یہ بات بھی کوئی نہیں جانتا۔ ہمارے پاس یہاں Follow up Journalism کا رواج نہیں پڑا ہے لہٰذا تین چار ماہ بعد کوئی رپورٹر یہ دیکھنے اور ریکارڈ کرنے نہیں جائے گا کہ لاہور کے مختلف ہسپتالوں میں داخل اس واقعے کے کتنے زخمی جاں بحق اور اپاہج ہوچکے ہیں اور بچ جانے والے اس قدر اندوہناک زندگی بسر کرتے ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ احمدیوں کی عبادت گاہوں میں ہونے والی تباہ کاریوں کے حتمی اعدادوشمار سامنے نہیں آئیں گے۔ پہلے روز اخباروں میں شائع ہونے والے اعدادوشمار آخری سمجھے جائیں گے۔مرنے، زخمی ہونے اور معذور ہونے والے بندگی گزاروں کے حتمی اعدادوشمار سامنے نہیں آئیں گے۔کئی مرتبہ میں آپ کو بتاچکا ہوں کہ میں خاصا بونگا واقع ہوا ہوں۔آئینی اور قانونی پابندیوں میں الجھ کر بوکھلا جاتا ہوں۔خاموش رہنے کے سوا تب مجھے کچھ سجھائی نہیں دیتا۔اس لئے میں نے قانون اور آئین کا احترام کرتے ہوئے اس جگہ کو جہاں احمدی بندگی کررہے تھے، مسجد نہیں عبادت گاہ لکھا ہے۔اسی طرح بندگی کی حالت میں مرنے والے احمدیوں کو میں نے نمازی نہیں لکھا ہے۔ان کو میں نے بندگی گزار لکھا ہے۔ ان کو میں نے شہید بھی نہیں کہا ہے۔ یہ علماء کے دائرہ اختیار کی باتیں ہیں۔ ہم صوفی منش کیا جانیں ادراک کی باتیں۔الف اللہ ہم ب کا بھید نہ جانیں۔ ہماری چاہتیں، محبتیں اور بندگیاں کچھ پانے کے لئے نہیں ہوتیں۔ ہمارا عشق کسی انعام، کسی صلے، کسی جزا سے مبرا ہوتا ہے۔ہم صوفی ظاہری اور باطنی طور پر علمائے کرام اور ان کے دائرہ علمیت سے دور رہتے ہیں۔ ابتدائی تفتیشی رپورٹوں کے ذہین مصنفوں نے واضح کردیا ہے کہ احمدیوں پر خونی حملے میں امریکہ، ہندوستان اور اسرائیل کے ایجنٹ ملوث تھے۔ ان ابتدائی رپورٹوں نے تصدیق کردی ہے کہ ہم لوگ بڑے امن پسند ہیں۔ایک دوسرے سے بے انتہا محبت کرتے ہیں، ایک دوسرے کے عقیدوں کا احترام کرتے ہیں۔ کیا مجال کہ ہم نے دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی ہو! یہ سراسر جھوٹ ہے، ہم پر بہتان کہ ہم نے ماضی قریب میں پنجاب کے کسی قصبے میں چالیس پچاس گھر اور چرچ یعنی کلیسا کو آگ لگادی تھی۔اس گھناؤنے جرم میں بھی ہمیشہ کی طرح ایک خفیہ ہاتھ ملوث تھا، جس کی باگ ڈور امریکہ، ہندوستان اور اسرائیل کے بس میں تھی۔ کیا مجال کہ کسی مندر پر کسی نائی، کسی نان بائی، کسی قصائی، کسی دھوبی یا پھر لینڈ مافیا اور بلڈر مافیا کا قبضہ ہو۔ اگر اکا دکا ایسا کوئی مندر آپ کو کوئی دکھائی دے تو یقین جانیے یہ کارستانی بھی امریکہ، ہندوستان اور اسرائیل کی ہوگی۔ ایسے شرمناک کام میں ہم ملوث ہونے کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ ہم بڑے اچھے لوگ ہیں۔

اس موقع پر ایک جھوٹ کا پردہ چاک کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ ایک بات میں خاص طور پر کراچی کے حوالے سے کررہا ہوں۔ یہ جو میری عمر کے بڈھے یعنی بوڑھے بزرگ کراچی کے بارے میں آپ کو بتاتے پھرتے ہیں کہ 1947ء سے پہلے یعنی پاکستان بننے سے پہلے کراچی میں امن، آشتی اور سکون کا گہوارہ تھا، سراسر غلط ہے سفید جھوٹ ہے۔ میں 1936ء سے یعنی چوہتر برس سے کراچی میں رہتا ہوں۔ میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ برصغیر کے بٹوارے سے پہلے کراچی شہر کیسا تھا۔ یہاں کیسی کیسی وارداتیں، کیسی کیسی گھٹنائیں ہوتی تھیں۔ بٹوارے سے پہلے کراچی میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے تھے۔ان میں ہندو تھے، مسلمان تھے، سکھ تھے، پارسی تھے، کرسچین یعنی مسیحی تھے، جین اور بدھ مت کے پیروکار تھے۔ یہودی تھے۔ ان سب کی اپنی اپنی عبادت گاہیں تھیں۔ یہاں بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے رہتے تھے، ان کی بولیاں تھیں انگریزی، ہندی، سندھی، اردو، مراٹھی، گجراتی، فارسی، ایرانی، بلوچی وغیرہ۔ بڈھے کھوسٹ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں کہ طرح طرح کے مذاہب کے پیروکاروں اور مختلف بولیاں بولنے والوں کے ہوتے ہوئے کراچی پرسکون رہتا تھا، نرا جھوٹ ہے۔

میں چشم دید گواہ ہوں کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا، جب مختلف مذاہب کے لوگوں کا آپس میں تصادم نہ ہوتا ہو! مختلف بولیاں بولنے والوں کا ایک دوسرے سے خوں ریز ٹکراؤ ہوتا تھا۔ املاک کو آگ لگادی جاتی تھی۔ٹراموں، بسوں، وکٹوریا بگیوں کو مع گھوڑوں کے جلا دیا جاتا تھا۔گلی گلی میں موجود، لائبریریوں اور ریڈنگ روموں سے کتابیں نکال کر سرعام آگ میں جھونک دی جاتی تھیں۔

برصغیر کا خیر سے بٹوارہ ہوا۔اب اللہ کے فضل وکرم سے کراچی میں ننانوے فی صد لوگ مسلمان ہیں۔ایک ہی عقیدے سے تعلق ہونے کی بنا پر کراچی میں نہ ہنگامے ہوتے ہیں، نہ دنگے فسادات ہوتے ہیں، نہ لوٹ مار، نہ قتل وغارت گری ہوتی ہے، نہ املاک جلائی جاتی ہے اور نہ گاڑیوں کو آگ لگائی جاتی ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا امریکہ، اسرائیل اور ہندوستان نے پھیلا رکھا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ جتنا امن اور سکون آپ کو ہمارے یہاں ملے گا، دنیا میں اور کہیں نہیں ملے گا۔

(روزنامہ جنگ 22 جون 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم حفیظ احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ مظفر گڑھ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی صائمہ شہزاد نے بعمر ساڑھے سات سال قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اسے قرآن مجید پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ عظمیٰ شہزاد صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 3 فروری 2013ء کو بیت الحمد مظفر گڑھ میں تقریب آمین کے موقع پر خاکسار کے ماموں مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور اس کو قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور اس کی برکات کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب مرحوم ہیڈ مسٹریس طاہر پرائمری سکول طاہر آباد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل اور احسان کے تحت خاکسار کی بیٹی مکرمہ نور العین صاحبہ اہلیہ مکرم انس احمد صاحب فرینکفرٹ جرمنی کو مورخہ 18 جنوری 2013ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ادیان احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو احمدیت کا روشن ستارہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم صولت جواد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ نسرین شوکت صاحبہ نصیر آباد سلطان ذہنی اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہیں۔ اسی طرح میری کزن مکرمہ امۃ التوصیف صاحبہ بھی کافی عرصہ سے جسمانی کمزوری میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم سلطان احمد عامر صاحب مربی سلسلہ ڈنگہ ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

مکرم بشیر احمد تبسم صاحب معلم سلسلہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ کو حادثے میں پیشانی پر شدید چوٹ لگی اور کندھے کی ہڈی پر بھی شدید چوٹ آئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ دے اور خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرمہ نعیمہ سلہری صاحبہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری بیٹی مکرمہ نور الصباح صاحبہ بنت مکرم طاہر محمود زیروی صاحب اہلیہ مکرم احمد رضا قریشی صاحب ابن مکرم احمد زمان قریشی صاحب مرحوم کو مورخہ یکم مئی 2012ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام زکریا نور الٰہی تجویز ہوا ہے۔ نومولود والدہ کی طرف سے محترم ثاقب زیروی صاحب کی نسل سے، اور والد کی طرف حضرت نور الٰہی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم نجم الثاقب صاحب ولد مکرم طاہر محمود زیروی صاحب اور بہو مکرمہ ربیعہ نجم صاحبہ بنت مکرم محمد شفیق صاحب ایڈووکیٹ کو مورخہ 14 دسمبر 2012ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ ہمارے آقا نے بچی کو وقف نو کے لئے منظور فرماتے ہوئے فریحہ ثاقب نام عطا فرمایا۔ نومولودہ والد کی طرف سے محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم و مغفور کی نسل سے ہے۔ احباب کی خدمت میں بچوں کی درازی عمر، خادم دین ہونے اور نافع الناس وجود ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد طاہر منصور صاحب زعیم مجلس انصار اللہ ٹیپو روڈ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری عزیز مسعود خان بھٹی صاحب مورخہ 26 جنوری 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں اسی روز بیت العطاء راولپنڈی میں مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز عشاء ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں 27 جنوری کو بیت المبارک میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔ خدا کے فضل سے آپ موصیہ تھیں۔ مرحومہ اعلیٰ اخلاق کی مالک، پیار کرنے والی ہمدرد اور دعا گو شخصیت تھیں۔ عبادت گزار اور چندوں میں باقاعدہ بلکہ وقف جدید اور تحریک جدید کے چندہ جات بروقت ادا کرنے کے بعد اضافی تحریک میں خود کہہ کر حصہ لیتی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ نماز تہجد اور اشراق میں ایک لمبے عرصہ سے ناغہ نہیں کیا بلکہ آخری دنوں میں جب بیماری شدت اختیار کر گئی اور آپ کو ہسپتال لے جایا گیا تو آپ زیادہ وقت بے ہوش رہتی مگر ہوش آتے ہی نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوتی۔ بلکہ جب ڈاکٹرز نے تمام ٹیسٹ کروا کر بتایا کہ ان کا بلڈ پریشر بہت کم ہے۔ ہم حیران ہیں کہ کس طرح ہوش میں آجاتی ہیں۔ اس دوران بھی نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد تقریباً 3 بجے وفات ہوئی۔ دو دو گھنٹے تلاوت قرآن کرتیں اور دعائیہ خزائن کی کتاب سرہانے رکھتیں جو ہر وقت پڑھتی رہتی تھیں کمر درد کے باعث اگر انہیں کہا جائے کہ زیادہ دیر بیٹھنا صحت کے لئے ٹھیک نہیں تو صاف کہتیں کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت مجھے کچھ نہیں ہوتا قرآن سے خاص محبت اور عشق کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو نہ صرف پنجوقتہ نمازی بنایا بلکہ خود قرآن سکھایا اور محبت اور پیار سے تلقین کرتیں اور ان کا نمونہ بچوں اور پوتے پوتیوں کے لئے خاص رنگ رکھتا ہے۔ آپ نے اولاد میں تین بیٹے خاکسار، مکرم زاہد مسعود خان صاحب نائب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع فیصل آباد، مکرم طارق مسعود صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ ویٹزلر (Wetzler) جرمنی اور ایک بیٹی مکرمہ روبینہ غیور صاحبہ اہلیہ مکرم غیور احمد صاحب امریکہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ کے پوتے پوتیوں اور نواسیوں میں 11 واقفین نو ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو ان کی نیکیاں جاری رکھتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

المناک حادثہ

۞ مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب صدر محلّہ دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ کے ایک 19 سالہ خادم مکرم ثاقب قدیر احمد طاہر صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب مورخہ 9 فروری 2013ء کو راجگیری کا کام کرتے ہوئے بجلی کی تار چھو جانے سے جاں بحق ہو گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 10 فروری 2013ء کو بعد از نماز مغرب محلّہ میں مکرم محمود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔

مکرم ثاقب قدیر احمد طاہر صاحب نہایت خوش اخلاق ہنس مکھ ہر وقت ہنستے رہنا قدرتی عادت تھی جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جب کبھی دن ہو، رات ہو کسی ڈیوٹی کے لئے کہا گیا کبھی بھی انکار نہ کرتے نہ ہی کبھی کوئی بہانہ کرتے اور نہ ہی اپنی مزدوری کا سوچتے کہ آج چھٹی ہو جائے گی۔ تمام اہل محلّہ کے خدام، انصار، اطفال سب ہی سے پیار کرتے تھے اور تابعدار تھے۔ بوجہ غربت کے پڑھائی آٹھویں کے بعد چھوڑ دی تھی اور مزدوری شروع کر دی تھی گھر کے واحد کفیل تھے۔ مرحوم نے لواحقین میں اہل محلّہ کے علاوہ بوڑھے والدین، پانچ بہنیں جن میں دو شادی شدہ ہیں اور ایک 10 سالہ بھائی چھوڑا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا کفیل ہو۔ آمین

عطیہ چشم

(نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے وقتاً فوقتاً احباب جماعت کو عطیہ چشم کی تحریک کی جاتی ہے نیز وفات پانے والے آئی ڈونرز سے حاصل کردہ صحت مند کارنیا بذریعہ آپریشن موزوں نابینا افراد کو لگایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایسوسی ایشن بلا تفرق مذہب و ملت ملک بھر میں بینائی کی بحالی کے سلسلے میں منفرد خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

اگر آپ کے علم میں کسی بھی عمر کے ایسے مریض ہیں جو آنکھوں کی بیرونی جھلی کارنیا (CORNEA) کی انفیکشن یا کسی اور خرابی کے نتیجے میں بینائی کی دولت سے جزوی یا کلی طور پر محروم ہیں تو وہ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے مرکزی دفتر واقع نور العین میں رابطہ کریں اور اپنے کوائف کا اندراج کروالیں۔ ایسوسی ایشن کے پاس ایسے نابینا افراد کا کمپیوٹرائیزڈ ریکارڈ موجود ہے اور باری آنے پر ان کے آپریشن کا فوری انتظام کیا جاتا ہے۔

ایڈریس: دفتر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن واقع نور العین بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ دفتر میں مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

047-6212312,047-6215201

(صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے سے خطاب
7:45 am	فرنچ پروگرام
8:20 am	آئل پینٹنگ
8:45 am	بائبل کی پیشگوئیاں
9:10 am	سیرت النبی ﷺ
9:45 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت درس الحدیث
12:00 pm	حیات نورالدین
1:10 pm	اے فضل عمر (ڈاکومنٹری پروگرام)
2:05 pm	حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں
2:30 pm	تفسیر القرآن
3:00 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت، درس، الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 11 مئی 2007ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	تفسیر القرآن
8:35 pm	وقف جدید کا تعارف
8:50 pm	تحریک جدید
9:00 pm	فیتھ میٹرز
10:05 pm	آداب زندگی (یوم مصلح موعود)
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حیات مصلح موعود

19 فروری 2013ء

12:10 am	ریئل ٹاک
1:10 am	راہ ہدیٰ
2:40 am	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
3:40 am	پیشگوئی مصلح موعود
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	ان سائیٹ
5:40 am	الترتیل
6:10 am	تقریب سنگ بنیاد۔ بیلجیم
7:00 am	کڈز ٹائم
7:30 am	خطبہ جمعہ
8:30 am	پیشگوئی مصلح موعود
9:25 am	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت ودرس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء
1:30 pm	ان سائیٹ
1:40 pm	آئل پینٹنگ
2:10 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	سندھی سروس
5:15 pm	تلاوت
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	سپینش سروس
8:50 pm	بائبل کی پیشگوئیاں
9:20 pm	سیرۃ النبی ﷺ
10:00 pm	فرنچ پروگرام
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء

20 فروری 2013ء

12:45 am	عربی سروس
1:45 am	ان سائیٹ
2:00 am	بائبل کی پیشگوئیاں
2:30 am	آئل پینٹنگ
3:10 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال وجواب

درخواست دعا

مکرم محمد احمد صاحب مربی سلسلہ کوٹ بہادر ضلع جھنگ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب آف 276 رب گوکھووال فیصل آباد شدید بیمار ہیں۔ اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ان کے گردوں کے ڈائیلسز ہورہے ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد صادق طیب صاحب کارکن کمیٹی کفالت یکصد یتامی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ بیوہ مکرم عظمت اللہ بھٹی صاحب سابق انسپکٹر نظارت مال آمد کی ٹانگ ستمبر 2012ء کو گھر میں گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم اعجاز احمد صاحب زعیم انصاراللہ جماعت مرل ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عبداللطیف صاحب ساکن چوبارہ ضلع سیالکوٹ تقریباً ایک سال سے شوگر اور مہروں میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اس وقت لاہور کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ کافی تکلیف میں ہیں۔ ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آپریشن کامیاب فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بچائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔فروری	
طلوع فجر	5:25
طلوع آفتاب	6:50
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:56

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

CASA BELLA
Home Furnishers
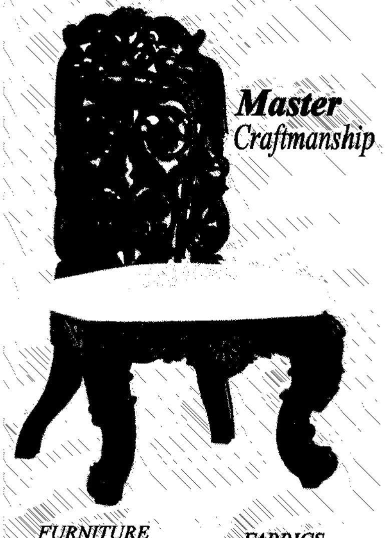
Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

FR-10

Educational Seminar تعلیمی سیمینار

کلاس 5th اور 8th کا امتحان دینے والے طلباء اور ان کے والدین کے نہایت اہم اور مفید ترین اجلاس الصادق بوائز سکول دارالصدر جنوبی عقب قومی مرکز بچت نزد مریم ہسپتال میں درج ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہورہے ہیں جس میں آپ کے بچوں کے بہترین مستقبل اور عمدہ تربیت کی خاطر بچوں کی نفسیاتی، معاشرتی، دینی اور مذہبی حالت کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لایا جائے گا اور انہیں معاشرے کا بہترین شہری بنانے کیلئے مناسب راہنمائی کی جائے گی یہ تعلیمی سیمینار صرف پانچویں سے چھٹی جماعت اور آٹھویں سے نویں جماعت میں داخل ہونے والے طلباء اور ان کے والدین کیلئے ہے۔

پروگرام

6th میں داخل ہونے والے طلباء کیلئے 16 فروری 2013ء بروز ہفتہ بوقت 10:30 صبح

9th میں داخل ہونے والے طلباء کیلئے 23 فروری 2013ء بروز ہفتہ بوقت 1:30 صبح

اس اجلاس میں نامور ماہر تعلیم طلباء اور ان کے والدین کو بریفنگ دیں گے۔

اس نایاب موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، جو طلباء اور والدین اس کردار سازی کے مشاورتی اجلاس میں شامل نہ ہوسکے تو وہ باہمی مشاورت کا بہترین موقع کھودیں گے اس لئے اپنے اور اپنے نونہالوں کے بہترین مفاد کی خاطر ضرور شرکت کریں۔

پرنسپل الصادق اکیڈمی بوائز ربوہ فون: 047-6214399,0345-7593141